حیاتُ الحیوان (اُردو)

جلدِ أوّل

تألیف

علامہ محمدؒ بن موسیٰ بن عیسیٰ کمالُ الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولٰنا ناظمُ الدین مدظلہ

نظرِ ثانی

مولانا عبدُ الرشید ارشد رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کُتب خانہ

حیات الحیوان (اردو)

جلد اوّل

تألیف

علامہ محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا ناظم الدین مدظلہ

نظر ثانی

مولانا عبدالرشید ارشد مدظلہ

اسلامی کُتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور فون: ۷۲۲۳۵۰۶

نام کتاب: ——— حیاۃ الحیوان (اردو)

مؤلف: ——— علامہ محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ کمال الدین الدمیری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: ——— مولانا ناظم الدین مدظلہ

نظرثانی: ——— مولانا عبدالرشید ارشد مدظلہ

ناشر: ——— اسلامی کتب خانہ

طابع: ——— ممتاز احمد

مطبع ——— لعل ستار پرنٹرز

نوٹ

ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔

شکریہ!
(ادارہ)

نظروا الیک باعین محمرۃ نظر التیوس الی شفار الجازر

''لوگ آپ کی طرف سرخ آنکھوں سے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے بکرا ذبح کرنے والی کی چھری کی طرف دیکھتے ہیں۔''

پس میرے والد محترم نے فرمایا اے بیٹے! پڑھ۔ پس میں نے اسی طرح پڑھا ؎

شزر العیون منکسی اذقانھم نظر الذلیل الی العزیز القاھر

''شرمندہ نگاہیں جب ٹھوڑیوں پر جھکی ہوئی ہوں، اس کی مثال ذلیل کا کسی غالب وطاقتور کی طرف دیکھنا ہے۔''

''تہذیب الکمال'' میں عبدالعزیز بن منیب قریشی کی سوانح حیات میں مذکور ہے کہ ان کی ڈاڑھی لمبی تھی۔ اس لیے علی بن حجر سعدی نے اس پر یہ اشعار پڑھے ؎

لیس بطول اللحی تستوجبون القضا

''ڈاڑھی کی لمبائی کے سبب تم قضاوقدر کو اپنے حق میں واجب نہیں کر سکتے۔''

ان کان ھذا کذا فالتیس عدل رضا

''اگر یہ بات ایسی ہی ہوتی تو بکرا بڑا عادل وخوشنما ہے۔''

علی بن حجر سعدی مزید کہتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ تمہیں لمبی ڈاڑھی سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے اس لئے کہ بکرے کی بھی لمبی ڈاڑھی ہوتی ہے۔ (عنقریب ''المعز'' کے عنوان سے بکرے کا شرعی حکم بیان کیا جائے گا)

''تاریخ الاسلام'' میں علامہ ذہبیؒ نے ۲۹۹ھ کے واقعات میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مقتدر باللہ کے پاس مصر سے تحائف آئے جن میں پانچ لاکھ اشرفیاں تھیں اور ایک بکرا بھی تھا جس کے تھنوں سے دودھ نکلتا تھا اور (اس بکرے کی) انسان جیسی پسلی تھی جو ایک بالشت چوڑی اور چودہ بالشت لمبی تھی۔ (تاریخ الاسلام للذہبی)

کتاب الترغیب والترہیب میں ''ذم الحاسد'' کے عنوان میں مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے فقہاء میں حسد پیدا ہو جائے گا اور فقہاء آپس میں ایک دوسرے سے حسد کریں گے اور ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے اور خون بہائیں گے جس طرح کہ بکرے ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اور خون بہاتے ہیں۔

''الحلیۃ'' میں مذکور ہے کہ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ''قراء'' کی شہادت ہر چیز میں معتبر اور جائز ہے لیکن ان میں سے بعض کی بعض پر شہادت ناجائز ہے۔ اس لیے کہ یہ ''قراء'' (یعنی اہل علم) آپس میں بکرے سے زیادہ حسد رکھتے ہیں۔

اھ۔ جوہریؒ نے کہا ہے کہ ''الزرب والزربیۃ'' لکڑی کے باڑے کو کہتے ہیں۔

''مروج الذہب'' میں مسعودی اور ''شرح السیدۃ'' میں حافظ قطب الدین نے لکھا ہے کہ حجاج بن یوسف کی ماں فارعہ بنت ہمام، حکیم العرب حارث بن کلدہ ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک مرتبہ حارث بن کلدہ اپنی بیوی فارعہ کے پاس صبح سویرے آیا تو دیکھا کہ وہ دانتوں میں خلال کر رہی ہے۔ پس اس نے اسے طلاق دے دی۔ چنانچہ فارعہ نے طلاق کا سبب پوچھا۔ حارث بن کلدہ